ماتم کی صف بچھی ہے اور رو رہا جہاں ہے

ماتم کی صف بچھی ہے اور رو رہا جہاں ہے

شاہِ شہید تم کو گریاں کناں زماں ہے

آقا کو وقت آخر عباس نے صدا دی

مولی سنبھالیئے گا گرنے کو اب نشاں ہے

حجت تمام کرنے اصغر کو شاہ لائے

پانی پلادو اِسکو معصوم بے زباں ہے

گھر بار بھی لٹایا صرف ایک حق کے خاطر

شبیر سا بہادر دنیا بتا کہاں ہے

زینب کے دل سے پوچھو کربل کے واقعے کو

دل ہے فِگار غم سے آنکھوں سے خوں رواں ہے

نہرِ فرات کو بھی شرم آ رہی ہے شہ سے

آلِ نبی ہے پیاسے سوکھی ہر ایک زباں ہے

نظروں سے شاہ دیں کے اکبر کی موت دیکھو

سینے پہ زخم کھائے دم توڑتا جواں ہے

کس طرح سے سنائیں کربل کے واقعے کو

جلتی زمیں پے لاشیں زینب تو بے ردا ہے

****